ان چار قسم کے لوگوں سے علم نہیں لیا جاتا!

www.ahlulathar.net

امام مالک بن انس رحمہ اللہ نے کہا: لا يؤخذ العلم من أربعة: من سفيه يعلن السفة وإن كان أروى الناس،، ولا من صاحب بدعة يدعو الناس إلى هواه، ولا من كذاب يكذب في أحاديث الناس وإن كان لا يتهم أن يكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا من شيخ له فضل وعبادة إذا كان لا يعرف ما يحدث

علم چار قسم کے لوگوں سے نہیں لیا جاتا۔ ایسا احمق اور بیوقوف شخص جو اپنی بیوقوفی ظاہر کرتا پھرے گرچہ وہ سب سے زیادہ (حدیثیں) روایت کرنے والا ہی کیوں نہ ہو، اور نہ ہی اہلِ بدعت سے (علم لیا جاتا ہے) جو لوگوں کو اپنی خواہشِ نفس کی طرف بلاتا ہو، اور نہ ہی (علم) جھوٹے شخص سے لیا جاتا ہے جو لوگوں کی باتوں میں جھوٹ بولتا ہو گرچہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ نہ باندھے تب بھی اور نہ ہی ایسے شیخ سے جن کی فضیلت اور عبادت معروف ہو مگر وہ خود نہ جان سکے جو اس نے روایت کیا ہے۔ (اسے خطیب بغدادی نے الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع میں اور ابن المقریٔ نے المعجم میں مختلف الفاظ سے روایت کیا ہے)۔

شیخ سلیمان الرحیلی حفظہ اللہ امام مالک رحمہ اللہ کے اس کلام پر تبصرۃ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

امام مالک رحمہ اللہ کے خوبصورت کلام میں سے یہ بھی ہے کہ علم چار قسم کے لوگوں سے نہیں لیا جاتا۔ یعنی ایسا بیوقوف شخص جو اپنی بیوقوفی کا اعلان کرتا پھرے، (یعنی بیوقوفی ظاہر کرتا ہو) گرچہ وہ بہت ہی زیادہ روایت کرنے والا شخص ہی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح بدعتی شخص سے علم نہیں لیا جاتا جو اپنی خواہشِ نفس کی طرف دعوت دے اور وہ شخص جو لوگوں کی باتوں میں جھوٹ بولے اور (چوتھا) وہ صالح، عابد اور فاضل شخص جو یاد نہ رکھ سکے جسے اس نے روایت کیا ہے۔

علم چار قسم کے لوگوں سے نہیں لیا جاتا۔ جو بیوقوف شخص ہو جو اپنی بیوقوفی اور طیش مزاج میں معروف ہو گیا ہو اور اپنی بیوقوفی کو ظاہر کرتا پھرے، جیسے آج کل کے لوگ جو سیٹلائیٹ چینلوں پر آتے ہیں اور اپنی بعض باتوں اور تصرفات سے

اپنی بیوقوفی کا ثبوت دیتے رہتے ہیں، جو ایک طالبِ علم کے لئے لائق نہیں (یعنی ان کو زیبا نہیں دیتا) اور یہ اس کی نسبت بیوقوفی ہوگی تو ایسوں سے علم نہیں لیا جاتا گرچہ وہ عالم ہی کیوں نہ ہو! تو پھر ان لوگوں کا کیا معاملہ ہوگا جو عالم نہیں ہیں بلکہ علم کے دعوے دار ہیں اور ایسی (احمقانہ) حرکتیں کرتے ہیں۔ بیوقوف، احمق لوگ اور علم کے دعوے داروں سے علم نہیں لیا جاتا اور نہ ہی ایسوں سے حق کی امید رکھی جاتی ہے۔

(دوسرا) ایسا شخص جو بدعتی ہو اور اپنی خواہشِ نفس اور اپنی بدعت کی طرف بلانے والا ہو۔ تو ان کا حال کیا ہوگا جن کے اندر اس خصلت (بدعت) کے ساتھ ساتھ سنت سے متنفر کرنے والی خصلت بھی ہو! تو ایسا شخص ایک تو اپنی خواہشِ نفس کی طرف بلانے والا ہے اور دوسرا کہ سنت سے متنفر کرنے والا ہے۔ یہ تو اس سے بھی بدتر ہے جو صرف بدعتی ہو اور اپنی خواہشِ نفس کی طرف بلانے والا ہو۔

(تیسرا) وہ شخص جو لوگوں کی باتوں میں جھوٹ بولے گرچہ وہ حدیث کی روایت میں جھوٹ نہیں بولتا ہو۔ جو صرف لوگوں کے مابین بات چیت میں جھوٹ بولتا ہو تو ایسے جھوٹے کذاب سے خیر کی امید نہیں کی جاتی۔

(چوتھا) ایسا نیک عابد، فاضل شخص جو یاد نہ رکھ سکے جسے اس نے روایت کیا ہے۔

ان چار قسم کے لوگوں سے علم نہیں لیا جاتا کیونکہ ایسا کرنے سے بہت بڑا خلل دین میں داخل ہو جائے گا، تو ان سے علم لینے کا کیا معاملہ ہوگا جن کے اندر یہ چاروں خصلتیں جمع ہو جائیں؟ ایسا شخص تو بیوقوف اور بدعتی ہوگا جو اپنی بدعات اور خواہشِ نفس کی طرف بلانے والا ہوگا اور وہ جھوٹا بھی ہوگا اور علم کو ضبط نہ کر سکے گا گرچہ اگر وہ صالح نہ بھی ہو کیونکہ اصل صفت یہ ہے کہ وہ علم کو ضبط نہ کر سکنے والا ہوگا۔ تو ان سے کیسے علم حاصل کیا جائے؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ ان سے علم حاصل کرنا جائز نہیں اور نہ ہی ان سے فتویٰ پوچھا جائے گا اور نہ ہی ان کے کلام کو حق یا دین کی طرف منسوب کیا جائے گا۔ یہ امام مالک رحمہ اللہ کے زمانے کی باتیں ہیں تو آج کل کے زمانے (کے لوگوں

)کاپوچھناہی کیاجبکہ بہت سارے لوگوں میں ورع کی قلت آگئی ہےاور دینداری کمزورپڑگئی ہے گرچہ ابھی بھی بحمداللہ عزوجل موجودہے۔

(دروس الامارات۲۸تا۳۰ذوالحجہ۱۴۳۸؛ **لا يؤخذ العلم عن أربعة : للشيخ سليمان الرحيلي حفظه الله**)

ترجمہ:ابومریم اعجاز احمد